لمحۂ فکریہ!!!

- قرآنی آیات کا سہارا لے کر مسلم قوم کو فرقوں میں بانٹا جا رہا ہے
- اللہ کی حدیث سے ہٹا کر محمد ﷺ کی حدیث میں لگا دیا
- اللہ اکبر، یا اللہ سے ہٹا کر یا رسول میں لگا دیا

اللہ کی آخری کتاب القُرآنُ المُبِین (زندہ قرآن)

کی مختلف آیات کا نہایت آسان و سلیس اردو ترجمہ

علم و ہدایت

حصہ ششم

اسکالر: سید محمد علی

(ایڈیٹر ایجوکیشن نیوز)

وَمَنْ اَصْدَقُ مِنَ اللّٰهِ حَدِيْثًا ۝

اور اللہ سے بڑھ کر سچی حدیث کہنے والا کون ہے ﴿۴/۸۷﴾

فَبِاَيِّ حَدِيْثٍۭ بَعْدَ اللّٰهِ وَاٰيٰتِهٖ يُؤْمِنُوْنَ ۝

تو پھر یہ کونسی حدیثیں پڑھ کر اللہ اور اس کی نشانیوں کا یقین کریں گے ﴿۴۵/۶﴾

سید طالب علی ویلفیئر ٹرسٹ (رجسٹرڈ نمبر 2155)

B-2/2 بلاک 1، میزانائن فلور، الکرم اسکوائر، ایف سی ایریا، کراچی، پاکستان۔

ویب سائٹ: www.stawelfaretrust.com

لمحہ فکریہ!!! قرآنی آیات کا سہارا لے کر مسلم قوم کو فرقوں میں بانٹا جا رہا ہے

دوستو! یہ ایک ایسا فکر انگیز عنوان ہے جس پر ہمارے دور کے مسلمان ذرا بھی غور وفکر نہیں کرتے۔ بلکہ اندھی تقلید کرتے ہیں اور سنی سنائی باتوں پر اکڑتے ہیں۔جس کی وجہ سے مسلم قوم روز بروز فرقوں میں بٹتی جا رہی ہے۔اگر ہم تھوڑا سا وقت نکال کر قرآن میں تدبر کریں اور قرآنی آیات کا ترجمہ پوری توجہ سے پڑھیں اور سمجھیں تو دشمنانِ اسلام کی ایک ایک چال سامنے آجائے گی کہ وہ کس طرح قرآنی آیات کا سہارا لے کر مسلم قوم کو فرقوں میں تقسیم کر رہے ہیں۔ بھائی کو بھائی سے جدا اور مسلمان کو مسلمان سے لڑا رہے ہیں۔

یہاں ہم یہ بتانا بھی ضروری سمجھتے ہیں کہ علماء نے جو دینِ اسلام کے فروغ اور قرآنی تراجم کے سلسلے میں خدمات انجام دیں ہیں۔اللہ ان سے خوب اچھی طرح واقف ہے اور وہ یقیناً اس کی جزاء بھی دے گا۔لہٰذا ہم کون ہوتے ہیں کہ علماء پر تنقید کریں یا اپنی قابلیت جتائیں بلکہ کیوں نہ ہم اس طرف غور کریں کہ وہ ہمیں ایک کام کی بات سکھا گئے کہ قرآنی تعلیمات کو سمجھنے کیلئے اس آسمانی کتاب کا ترجمہ اپنی زبان میں آسان سے آسان تر کرنا اتنا ہی ضروری ہے جتنا دیگر علوم کی کتابوں کو اپنی زبان میں سمجھنا ضروری ہے۔اسی فکری سوچ کے پیش نظر محکمۂ اوقاف کے افسران (اہلکار)، پبلشرز صاحبان اور دورِ حاضر کے علماء قرآنی تراجم پر نظرِ ثانی کریں اور قرآن کا انتہائی آسان سے آسان ترجمہ اپنی اپنی مادری زبان میں پیش کریں۔ یقیناً ایسا کرنے سے اُن علماء کے رتبے، مرتبے میں کمی نہیں آئے گی جو پہلے قرآنی تراجم کرنے کی سعادت حاصل کر چکے ہیں۔ بلکہ عام فہم لوگ قرآن آسانی سے سمجھ سکیں گے اور قرآنی تعلیمات پر عمل کریں گے اور دشمنانِ اسلام کے تمام فتنہ انگیز عزائم ناکام ہو جائیں گے۔

اس مختصر تمہید کے بعد ان آیات کا ترجمہ پیشِ خدمت ہے جنہیں سنا سنا کر دشمنانِ اسلام نے کس خوبصورتی سے مسلم قوم کو مختلف فرقوں، عقیدوں اور گروہوں میں بانٹ دیا۔

نور کی وضاحت

قَدۡ جَآءَ كُم مِّنَ اللّٰهِ نُورٌ وَّ كِتٰبٌ مُّبِيۡنٌ (سورۃ المائدۃ ۵/ آیت نمبر ۱۵)

ترجمہ: ترجمہ تمہارے پاس اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایک روشن چیز آئی ہے اور ایک کتاب واضح۔

(مولانا اشرف علی تھانوی صاحب)

ترجمہ: بیشک تمہارے پاس ایک نور آیا اور روشن کتاب (مولانا شاہ احمد خان رضاء بریلوی صاحب)

ترجمہ: تحقیق تمہارے پاس آ گیا اللہ کی طرف سے نور اور روشن کتاب (حافظ نذر احمد)

ترجمہ: بیشک تمہارے پاس خدا کی طرف سے نور اور روشن کتاب آ چکی ہے (مولانا فتح محمد جالندھری صاحب)

تمام تراجم سے یہ بات واضح ہوگئی کہ تین مترجم نے ''نور کا ترجمہ نور'' کیا ہے اور ''کتاب مبین کا ترجمہ روشن کتاب'' لکھا ہے۔ جبکہ ایک مترجم مولانا اشرف علی تھانوی صاحب ''نور کا ترجمہ روشن چیز آئی'' اور ''کتاب مبین کا ترجمہ کتاب واضح'' لکھ رہے ہیں۔ مگر چاروں تراجم میں ایک بات مشترکہ ہے کہ اللہ کی طرف سے ایک نور آیا ہے اور واضح کتاب یا روشن کتاب آئی ہے۔

اس مشترکہ بات سے دشمنانِ اسلام کو موقع مل گیا کہ وہ مذکورہ آیت کا ترجمہ بار بار پڑھ کر لوگوں کو سنائیں اور نورٌ و کتبٌ کی مختلف تاویلات پیش کریں اور یہ باور کرائیں کہ قرآن کی اس آیت میں اللہ کی طرف سے آنے والا نور محمد ﷺ کو کہا گیا ہے۔ بس یہ سن کر بغیر تحقیق کئے ایک فرقہ محمد ﷺ کو نور ماننے والوں کا بن گیا۔ جو محمد ﷺ کو نور ثابت کرنے کیلئے بڑی بڑی تقریریں کر رہا ہے مگر افسوس کہ اس چھوٹی سے آیت کے ترجمے پر غور نہیں کر رہا کہ ایک مترجم نے ''نور کا ترجمہ روشن چیز آئی ہے'' کیا ہے اور تین مترجم نے ''نور کا ترجمہ نور'' لکھا ہے آخر کیوں؟؟؟......جبکہ......

لغات القرآن میں نور کے معنی...... روشنی، ہدایت، تجلی اور چمک کے ہیں۔

اور کتابِ مبین کے معنی........... روشن کتاب، واضح کتاب، کھلی کتاب کے ہیں۔

دوستو! جب نور کا ترجمہ کرو گے تو بات واضح ہو جائے گی اور آپس کے جھگڑے ختم ہو جائیں گے۔ کوئی فرقہ فرقہ نہیں رہے گا کیونکہ اللہ اس آیت میں صاف صاف فرما رہا ہے کہ

قَدۡ جَآءَ کُم مِّنَ اللّٰهِ نُورٌ وَّ کِتٰبٌ مُّبِيۡنٌ (سورۂ المائدۃ ۵/ آیت نمبر ۱۵)

ترجمہ: تمہارے پاس اللہ کی طرف سے ہدایت اور روشن کتاب آ گئی ہے

(اسکالر سید محمد علی ایڈیٹر ایجوکیشن نیوز)

اسی طرح سورۂ نسا اور سورۂ نور میں اللہ کا فرمان ہے کہ

يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ قَدۡ جَآءَ کُم بُرۡهَانٌ مِّنۡ رَّ بِّکُمۡ وَاَنۡزَلۡنَآ اِلَيۡکُمۡ نُورًا مُّبِيۡنًا (سورۂ نساء ۴/ آیت نمبر ۱۷۴)

ترجمہ: اے لوگو! تمہارے پاس اللہ کی دلیلیں آ گئی ہیں اور تمہارے پالنے والے (اللہ) نے تمہاری طرف (نُورًا مُّبِينًا) واضح ہدایت اتاری ہے۔(اسکالر سید محمد علی ایڈیٹر ایجوکیشن نیوز)

اللّٰهُ نُورُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ط مَثَلُ نُورِهٖ كَمِشْكٰوةٍ فِيهَا مِصْبَاحٌ ط الْمِصْبَاحُ فِي زُجَاجَةٍ ط الزُّجَاجَةُ كَاَنَّهَا كَوْكَبٌ دُرِّيٌّ يُوقَدُ مِنْ شَجَرَةٍ مُّبٰرَكَةٍ زَيْتُونَةٍ لَّا شَرْقِيَّةٍ وَّلَا غَرْبِيَّةٍ يَكَادُ زَيْتُهَا يُضِيءُ وَلَوْ لَمْ تَمْسَسْهُ نَارٌ ط نُورٌ عَلٰى نُورٍ ط يَهْدِي اللّٰهُ لِنُورِهٖ مَنْ يَّشَاءُ ط وَيَضْرِبُ اللّٰهُ الْاَمْثَالَ لِلنَّاسِ ط وَاللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمٌ (سورۂ نور ۲۴/آیت نمبر ۳۵)

ترجمہ: اللہ آسمانوں اور زمین کی روشنی (نور) ہے اس کی روشنی (نور) کی مثال ایسی ہے گویا فانوس میں ایک روشن چراغ ہے۔اس کے اوپر شیشے کا غلاف ہے اور وہ غلاف گویا ایک بڑے موتی کی مانند ستارہ ہے۔اسی میں کسی مبارک درخت کا تیل جلتا ہے اور اس سے (نور علیٰ نور) روشنی پر روشنی نکلتی رہتی ہے اور اللہ جسے چاہے اپنی روشنی سے راہ دِکھا دیتا ہے۔ اللہ انسانوں کو سمجھانے کیلئے ایسی مثالیں دیتا ہے اللہ ہی اصل حال جانتا ہے۔(اسکالر سید محمد علی ایڈیٹر ایجوکیشن نیوز)

درج بالا آیات کا ترجمہ پڑھ کر واضح ہوگیا کہ اللہ ہی آسمانوں اور زمین کا نور ہے لہٰذا کسی بندۂ خاص کو نور کہنا یا ماننا اللہ کے مترادف ہے۔

الْوَسِيْلَةَ اور جَاهِدُوْا کی وضاحت

يٰٓاَيُّهَا الَّذِينَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَابْتَغُوٓا اِلَيْهِ الْوَسِيْلَةَ وَجَاهِدُوا فِي سَبِيلِهٖ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ (سورۂ مائدہ ۵/آیت نمبر ۳۵)

ترجمہ: اے ایمان والو! اللہ تعالیٰ سے ڈرو اور خدا تعالیٰ کا قرب ڈھونڈو اور اللہ کی راہ میں جہاد کیا کرو امید ہے کہ تم کامیاب ہوجاؤ گے۔(مولانا اشرف علی تھانوی صاحب)

ترجمہ: اے ایمان والو! اللہ سے ڈرو اور اس کی طرف وسیلہ ڈھونڈو اور اس کی راہ میں جہاد کرو اس امید پر کہ فلاح پاؤ۔(مولانا شاہ احمد خاں رضاء بریلوی صاحب)

ترجمہ: اے ایمان والو! ڈرو اللہ سے اور اس کی طرف (اس کا) قرب تلاش کرو اور اس کے

رستے میں جہاد کرو تا کہ تم فلاح پاؤ۔ (حافظ نذر احمد)

ترجمہ: اے ایمان والو! خدا سے ڈرتے رہو اور اس کا قرب حاصل کرنے کا ذریعہ تلاش کرتے رہو اور اس کے رستے میں جہاد کرو تا کہ تم رستگاری پاؤ۔ (فتح محمد جالندھری صاحب)

درج بالا تراجم پڑھنے سے یہ بات سامنے آئی کہ مذکورہ آیت میں لفظ ''الْوَسِیْلَۃَ اور لفظ جَاھِدُوْا'' بہت اہم ہیں کیونکہ تین مترجم ''الْوَسِیْلَۃَ کا ترجمہ قرب'' لکھ رہے ہیں جبکہ ایک مترجم مولانا شاہ احمد خاں رضاء بریلوی صاحب ''الْوَسِیْلَۃَ کا ترجمہ وسیلہ'' لکھ رہے ہیں مگر چاروں تراجم میں ایک بات مشترکہ ہے کہ اللہ کا قرب ڈھونڈو یا تلاش کرو اور اس کی راہ یا رستے میں جہاد کرو۔

بس یہ ترجمہ پڑھ کر دشمنانِ اسلام حرکت میں آ گئے اور غور کیا کہ مذکورہ آیت میں اللہ کا قرب ڈھونڈنے یا تلاش کرنے کا اشارہ ضرور ہے مگر ذریعہ نہیں ہے۔ بس دشمنانِ اسلام نے سوچا خیر کوئی بات نہیں...... چلو ذریعہ ہم بتا دیتے ہیں۔ بس یہی سوچ کر پیر مغاں، پیر کامل اور بابا کراماتی وغیرہ کے قصے، کہانیاں اور کراماتیں گھڑنی شروع کر دیں اور لوگوں کو چپکے چپکے بتانے لگے کہ اگر اللہ کا قرب حاصل کرنا چاہتے ہو تو پیر مغاں، پیر کامل اور بابا کراماتی وغیرہ کے پیچھے لگ جاؤ کیونکہ یہ اللہ کے مقرب (نزدیک) بندے ہیں۔ اللہ ہم سے زیادہ ان کی سنتا ہے اور یہی اللہ کا قرب حاصل کرنے کا وسیلہ ہیں اور اللہ سے مدد اور مرادیں پوری کرانے کا ذریعہ ہیں۔ بس رات دن ان کی خدمت میں حاضر رہو یہ تم کو اللہ کے نزدیک پہنچنے کی ساری ظاہری اور باطنی عبادت کے طریقے سیکھا دیں گے۔ بس یہ باتیں سن کر ایک فرقہ پیر مغاں، پیر کامل اور بابا کراماتی کو اللہ کا مقرب اور اللہ کے قرب کا ذریعہ اور اللہ سے مدد اور مرادیں پوری کرانے کا وسیلہ ماننے والوں کا بن گیا۔ جو بڑی بڑی کتابیں لکھ کر اور تقریریں کر کے پیروں، باباؤں کی کراماتیں اجاگر کر رہا ہے مگر افسوس کہ مذکورہ آیت کے ترجمے کو غور اور توجہ سے نہیں پڑھ رہا تا کہ حقیقت سامنے آ جائے اور دشمنانِ اسلام کی چال سے محفوظ رہے۔ اِدھر دوسرے طرف لفظ جَاھِدُوْا کا ترجمہ جہاد پڑھ کر یورپی ممالک یہ تاثر عام کر رہے ہیں کہ مذہبِ اسلام جبر و تشدد اور دہشت گردی کی ترغیب دیتا ہے جبکہ مذہبِ اسلام امن و سلامتی اور جدوجہد کا درس دیتا ہے کیونکہ

لغات القرآن میں الْوَسِیْلَۃَ کے معنی...... دستاویز، قربت کا سبب، ذریعہ کے ہیں۔

اور جَاھِدُوْا کے معنی...... جہد کرو، کوشش کرو، سعی کرو، محنت کرو کے ہیں۔ جبکہ جہد کی جمع

جہاد ہے۔

لغات القرآن میں الْوَسِیْلَۃَ کے معنی دیکھنے سے معلوم ہوا کہ الْوَسِیْلَۃَ کے معنی دستاویز یعنی کسی امر، حکم، فرمان کا تحریری ثبوت یا وہ سند جس سے اپنا حق ثابت کرسکیں کے بھی ہیں۔اس سے یہ بات بالکل عیاں ہوتی ہے کہ الْوَسِیْلَۃَ اس آیت میں اللہ کی دستاویز یعنی قرآن کو کہا گیا ہے کیونکہ اللہ کے تمام حکم اور فرمان کی تحریری دستاویز قرآن سے بڑھ کر کوئی اور نہیں ہے۔اسی لیے اس آیت میں الْوَسِیْلَۃَ کا ترجمہ دستاویز لکھنا زیادہ موزوں ہے۔

دوستو! جب الْوَسِیْلَۃَ اور جَاھِدُوْا کا ترجمہ کرو گے تو بات واضح ہوجائے گی اور آپ کے اختلافات ختم ہوجائیں گے کیونکہ مذکورہ آیت میں اللہ ایک فکر اور ایک پیغام دے رہا ہے کہ

یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا اتَّقُوا اللّٰہَ وَابْتَغُوْٓا اِلَیْہِ الْوَسِیْلَۃَ وَجَاھِدُوْا فِیْ سَبِیْلِہٖ لَعَلَّکُمْ تُفْلِحُوْنَ (سورۂ مائدہ ۵/آیت نمبر ۳۵)

ترجمہ: اے ایمان لانے والو! اللہ سے ڈرتے رہو اور اللہ کی دستاویز (قرآن) میں (علم و ہدایت) تلاش کرتے رہو اور اس راہ میں کوشش کرتے رہو تا کہ تم فلاح پاؤ۔(سید محمد علی)

اللہ کی حدیث سے ہٹا کر محمد ﷺ کی حدیث میں لگا دیا

درج ذیل آیات میں لفظ حدیث، حدیثاً استعمال ہوا ہے
جس کا ترجمہ علماء نے بات، خبر، قصہ، کلام کیا ہے۔

اس دن کافر اور رسول کے مجرم (کفر پھیلانے اور کفر کرنے والے) آرزو کریں گے کہ انہیں پھر زمین میں دفن کر دیا جائے مگر اُس دن اللہ اُن کی کوئی حدیث (بات) نہیں چھپائے گا (رسوا کرے گا) ﴿نساء سورت نمبر۴ کی آیت نمبر ۴۲﴾

اللہ وہ ہے جس کے سوا کوئی بندگی کے لائق نہیں۔ وہی قیامت کے دن تم سب کو جمع کرے گا اس میں کوئی شک نہیں۔ اور اللہ سے بڑھ کر سچی حَدِیْثاً (بات) کہنے والا کون ہے ﴿نساء سورت نمبر۴ کی آیت نمبر ۸۷﴾

آسمانوں اور زمین کی مخلوق کو دیکھو اور ان چیزوں کو جو اللہ نے بنائیں ہیں۔تم کیا جانو اُن (کے فنا ہونے) کا وقت قریب ہی آ گیا ہو۔ پھر اس (نشانی) کے بعد یہ کس حدیث (بات) پر ایمان لائیں گے ﴿اعراف سورت نمبر ۷ کی آیت نمبر ۱۸۵﴾

اے پالنے والے (اللہ) تو نے مجھے حکومت دی ہے مجھے باتوں کی باریکیاں (تاویل

احادیث) سمجھنے کا علم دیا۔تو ہی آسمانوں اور زمین کو بنانے والا ہے۔تو ہی دنیا و آخرت میں ہمارا مالک (مولا) ہے مجھے مسلم (اللہ کا فرمانبردار) اٹھانا اور نیکوں میں شامل کرنا﴿یوسف سورت نمبر ۱۲ کی آیت نمبر ۱۰۱﴾

سمجھدار لوگوں کیلئے ان قصوں میں بڑی عبرت ہے۔یہ (قرآن) ایسی حدیث (باتیں) نہیں جو گھڑ لی گئی ہوں۔یہ تصدیق کرتی ہیں ان کتابوں کی جو پہلے آئی تھیں اور انہی باتوں کی تفصیل (وضاحت) کرتی ہیں۔یہ اہل ایمان کے لئے ہدایت ورحمت ہیں﴿یوسف سورت نمبر ۱۲ کی آیت نمبر ۱۱۱﴾

اگر یہ اس کلام (بِھٰذَا الْحَدِیْث) پر ایمان نہیں لائیں تو کیا تم کوفت سے اپنی جان ہلاک کردو گے﴿کہف سورت نمبر ۱۸ کی آیت نمبر ٦﴾

اور جو لوگ لہوالحدیث (جھوٹ روایتیں) گھڑ کر بے علم (جاہل) لوگوں کو اللہ کی راہ سے بہکائیں گے اور ان کو بے وقوف بنائیں گے وہ رسوائی کے عذاب میں پڑیں گے﴿لقمان سورت نمبر ۳۱ کی آیت نمبر ٦﴾

(وَلَا مُسْتَاْنِسِیْنَ لِحَدِیْثٍ) اور باتوں میں جی لگا کر مت بیٹھے رہا کرو۔﴿احزاب سورت نمبر ۳۳ کی آیت نمبر ۵۳﴾

اللہ نے اپنی کتاب میں (اَحْسَنَ الْحَدِیْثِ) بہترین باتیں اُتاری ہیں جن میں متشابہات (مثالی) بھی ہیں﴿زمر سورت نمبر ۳۹ کی آیت نمبر ۲۳﴾

اللہ کا یہ کلام سچائی کے ساتھ پڑھ کر سنایا جاتا ہے پھر یہ کون سی حدیث (باتیں) پڑھ اور سن کر اللہ اور اس کی آیتوں پر ایمان لائیں گے﴿جاثیہ سورت نمبر ۴۵ آیت نمبر ٦﴾

کیا تمہیں (حدیث الغاشیہ) قیامت کی خبر ہے﴿غاشیہ سورت نمبر ۸۸ کی آیت نمبر ۱﴾

ان سے کہو (فلیاتوا بحدیث مثلہ) پھر تم بھی ایسی حدیث بنا لاؤ اگر سچے ہو﴿طور سورت نمبر ۵۲ کی آیت نمبر ۳۴﴾

درج بالا آیات پڑھ کر دشمنانِ اسلام نے ایک سوچے سمجھے منصوبے کے تحت مسلمانوں کو انتہائی ہوشیاری سے اللہ کی (حدیث، حدیثاً) باتوں سے توجہ ہٹا کر محمد ﷺ کی (حدیث) باتوں میں لگا دیا اور تاویلات یہ بتا دیں کہ اللہ نے قرآن میں احکامات نازل فرمائے ہیں جبکہ ان پر عمل کا طریقہ رسول ﷺ نے بتایا ہے لہٰذا محمد ﷺ کی (حدیث) باتوں کی اہمیت بالکل قرآن کی طرح

ہے اور اگر تم رسول کی حدیث سے انکار کرو گے یا نہیں مانو گے تو اسلام سے خارج ہو جاؤ گے اللہ ناراض ہو جائے گا یعنی کافر بن جاؤ گے اور جہنم میں جلائے جاؤ گے وغیرہ وغیرہ.....بس مسلمان بے چارے ایسی باتیں سن کر ڈر گئے اور ان کے جال میں پھنستے چلے گئے......لیکن غور نہیں کیا...... آج ایک فرقہ اہلحدیث ہی کیا پوری ملتِ اسلامیہ اللہ کے احکام کا طریقہ قرآن میں تلاش کرنے کے بجائے حدیث نبوی ﷺ میں ڈھونڈ رہی ہے۔اور لوگ دشمنانِ اسلام کا سنایا ہوا راگ الاپ رہے ہیں کہ قرآن میں صلوٰۃ کا حکم ہے صلوٰۃ کے اوقات، وضو کا طریقہ اور صلوٰۃ کا طریقہ کس سے اور کہاں سے معلوم کریں ایسی باتیں سن کر ہمیں انتہائی افسوس ہوتا ہے کہ بیچارے قرآن پڑھتے ضرور ہیں مگر سمجھتے نہیں۔بس سنی سنائی پر اکڑتے ہیں کیونکہ قرآن میں اللہ کے چھوٹے سے چھوٹے اور بڑے سے بڑے احکامات کا طریقہ موجود ہے مثلاً مدنی سورت نمبر ۵ مائدہ کی آیت نمبر ۶ میں وضو، غسل اور تیمّم کا طریقہ ہے۔

قرآن نے وضو، غسل اور تیمّم کا طریقہ بتایا

ترجمہ: اے ایمان لانے والو! جب صلوٰۃ کے لئے جمع ہو تو اپنے منہ اور ہاتھ کلائی تک دھولیا کرو اور سر اور پاؤں کو ٹخنوں تک پونچھ لیا کرو اور جنابت سے ہو تو نہا کر پاک ہو جایا کرو۔لیکن بیمار ہو یا سفر میں ہو یا رفع حاجت سے آئے ہو یا عورتوں کو چھوا (صحبت کی) ہے اور پانی دستیاب نہیں تو پاک مٹی سے تیمّم کرلو یعنی منہ اور ہاتھوں پر اس سے مل لو۔اللہ تمہارے لئے دشواری نہیں چاہتا بلکہ تمہیں پاک صاف رکھنا چاہتا ہے اور اپنی نعمتوں کو تم پر تمام کرنا چاہتا ہے تاکہ اس کا احسان مانتے رہو﴿مائدہ سورت نمبر ۵ کی آیت نمبر ۶﴾

صلوٰۃ کے اوقات قرآنی آیات کے مطابق

ترجمہ: صلوٰۃ کھڑے ہو کر کرو دن کے دونوں سروں پر اور رات کی ابتدائی پہر میں (فجر، مغرب، عشاء)۔﴿مکی سورت نمبر ۱۱ ہود کی آیت نمبر ۱۱۴ میں صلوٰۃ کا پہلا حکم 'کھڑے ہو کر صلوٰۃ پڑھو'﴾ اب ادب سے اپنے دونوں ہاتھ باندھ لو﴿۳۲:۲۸﴾

اور اس آیت کے علاوہ مکی سورت نمبر ۲۰ طٰہٰ کی آیت نمبر ۱۳۰ میں، مکی سورت نمبر ۵۰ قٓ کی آیت نمبر ۳۹ میں اور مکی سورت نمبر ۱۷ کی آیت نمبر ۷۸ میں بھی صلوٰۃ کے اوقات درج ہیں۔

سیکھو قرآن سے حالتِ امن میں صلوٰۃ کا طریقہ

بتادیا صلوٰۃ کھڑے ہوکر کرو۔اور مکی سورت نمبر ۱۵ حجر کی آیت نمبر ۸۷ میں 'سورۂ فاتحہ بار بار پڑھو'۔اور مکی سورت نمبر ۲۰ طٰہٰ کی آیت نمبر ۵ میں 'قرآن بلند آواز سے پڑھو'اور مکی سورت نمبر ۷۳ کی آیت نمبر ۴ میں 'قرآن کو ٹھہر ٹھہر کر پڑھو۔اور مدنی سورت نمبر ۲۲ حج کی آیت نمبر ۷۷ میں 'رکوع کرو، سجدہ کرو'اور مدنی سورت نمبر ۲۲ حج کی آیت نمبر ۷۸ میں 'پس صلوٰۃ (اسی طرح) قائم کرو۔

سیکھو قرآن سے حالتِ جنگ میں صلوٰۃ کا طریقہ

مدنی سورت نمبر ۴ نساء کی آیت نمبر ۱۰۲ میں حکم ہوا کہ 'اے نبی! جب تم اپنے لشکر میں موجود ہو اور ان کیلئے صلات قائم کرو تو چاہیے کہ ایک جماعت تمہارے ساتھ رہے اور دوسرے اپنے ہتھیار سنبھالے رہیں۔ جب وہ سجدہ کر چکیں (ایک رکعت پڑھ لیں) تو چلے جائیں اور دوسری جماعت جس نے صلات نہیں کی ہو وہ آجائیں'۔

ذرا سی توجہ،غور وفکر سے ہم دشمنانِ اسلام کی سازشوں سے بچ سکتے ہیں اور قرآن میں اللہ کے احکام کے طریقے تلاش کر کے خالص دین اسلام پر عمل کر سکتے ہیں کیونکہ محمد ﷺ ہمارے درمیان ایک مکمل اور انتہائی آسان دستاویز (قرآن) چھوڑ گئے ہیں۔ جو ساری کائنات کیلئے ہدایت وفلاح کی کتاب ہے۔

اللہ اکبر، یا اللہ سے ہٹا کر یا رسول میں لگا دیا

قَالَ بَصُرْتُ بِمَا لَمْ يَبْصُرُوا بِهِ فَقَبَضْتُ قَبْضَةً مِّنْ اَثَرِ الرَّسُوْلِ فَنَبَذْتُهَا وَكَذٰلِكَ سَوَّلَتْ لِيْ نَفْسِيْ ﴿سورۂ طٰہٰ ۲۰/آیت نمبر ۹۶﴾

ترجمہ: اس نے کہا مجھ کو ایسی چیز نظر آئی تھی جو اوروں کو نظر نہیں آئی تھی، پھر میں نے اس فرستادہ (خداوندی کی سواری) کے نقشِ قدم سے ایک مٹھی (بھر خاک) اٹھالی تھی سو میں نے وہ مٹھی (قالب کے اندر) ڈال دی اور میرے جی کو یہی بات پسند آئی۔

(مولانا اشرف علی تھانوی صاحب)

ترجمہ: بولا میں نے وہ دیکھا جو لوگوں نے نہیں دیکھا تو ایک مٹھی بھر لی فرشتے کے نشان سے پھر اسے ڈال دیا اور میرے جی کو یہی بھلا لگا۔(مولانا شاہ احمد خاں رضا بریلوی صاحب)

ترجمہ: (اس نے) کہا مجھے وہ چیز دکھائی دی جو اوروں کو نہیں دکھائی دی (جبرائیل کو دیکھا کہ وہ گھوڑی پر سوار جا رہے ہیں) تو میں نے (جبرائیل) فرشتے (کی گھوڑی) کے نقشِ قدم

(کی مٹی) سے ایک مٹھی بھر لی پھر اس کو (ڈھلے ہوئے بچھڑے میں) ڈال دیا (اور وہ بھائیں بھائیں کرنے لگا) اور (اس وقت) میرے دل نے مجھ کو ایسی ہی صلاح دی۔ (شمس العلماء مولوی نذیر احمد دہلوی صاحب)

ترجمہ: وہ بولا میں نے وہ دیکھا جس کو انہوں نے نہیں دیکھا پس میں نے فرشتے کے نقشِ قدم سے ایک مٹھی بھر لی تو میں نے وہ (بچھڑے کے قالب) میں ڈال دی اور اسی طرح میرے نفس نے مجھے پھسلایا۔ (حافظ نذر احمد صاحب)

ترجمہ: اس نے کہا کہ میں نے ایسی چیز دیکھی جو اوروں نے نہیں دیکھی تو میں نے فرشتے کے نقشِ پا سے (مٹی کی) ایک مٹھی بھر لی پھر اس کو (بچھڑے کے قالب میں) ڈال دیا اور مجھے جی نے (اس کام کو) اچھا بتایا۔ (مولانا فتح محمد جالندھری صاحب)

درج بالا تراجم پڑھ کر ایک بات سامنے آئی کہ پانچوں مترجم نے ''اَثَرِ الرَّسُولِ'' کا ترجمہ فرشتے کے نقشِ قدم لکھا ہے جبکہ لفظ ''اَثَرِ'' 'نقش، تعویز، جادو، منتر' کے معنی میں استعمال ہوتا ہے اور ''الرَّسُولِ'' 'پیغمبر، رسول، بھیجے، قاصد' کے معنی میں استعمال ہوتا ہے۔ اور فرشتے کے معنی میں بھی استعمال ہوتا ہے۔ لہٰذا مان لیتے ہیں اس آیت میں ''الرسول'' فرشتے کو کہا جا رہا ہے تو تب بھی ''اَثَرِ الرَّسُولِ'' کا ترجمہ ''فرشتے کا جادو، تعویذ، منتر یا نقش ہوا، نہ کہ فرشتے کے نقشِ قدم۔ جبکہ پانچوں مترجم نے فرشتے کے قدم لکھا ہے۔ پس جب اس بات پر غور کیا تو حقیقت سامنے آئی کہ سامری ایک سنار تھا اور سونے کی چیزیں بنانے کا ماہر تھا اور جانتا تھا کہ لوگ موسیٰ کے اللہ پر ایمان تو لے آئے ہیں۔ مگر کچھ لوگ اب بھی موسیٰ کے معجزات کو ایک جادو ہی سمجھتے ہیں۔ بس اس نے سونے کے زیورات پگھلا کر ایک بچھڑا بنایا اور من گھڑت سنا کر موسیٰ کی قوم کو اللہ کی بندگی سے ہٹا دیا اور بچھڑے کی پوجا میں لگا کر گمراہ کر دیا۔ جسے قرآن میں یوں بیان کیا گیا ہے۔

قَالَ بَصُرْتُ بِمَا لَمْ يَبْصُرُوا بِهِ فَقَبَضْتُ قَبْضَةً مِّنْ اَثَرِ الرَّسُولِ فَنَبَذْتُهَا وَكَذٰلِكَ سَوَّلَتْ لِيْ نَفْسِيْ ﴿سورۃ طٰہٰ ۲۰/آیت نمبر ۹۶﴾

ترجمہ: وہ بولا میں نے وہ دیکھا جو میرے ساتھ والوں نے نہیں دیکھا کہ میں نے ایک مٹھی (اَثَرِ الرَّسُولِ) رسول کے جادو سے (فرشتے کے جادو سے) بھر لی اور اسے (بچھڑے میں) ڈال دی (جس سے اس میں آواز پیدا ہوگئی) اور اسی طرح (سامری نے) اپنے دل سے یہ بات گھڑ لی۔ (اسکالر سید محمد علی ایڈیٹر ایجوکیشن نیوز)

یہاں ہمارا مقصد مترجم پر تنقید کرنا نہیں بلکہ اس طرف توجہ دلانا ہے کہ قرآنی مختلف آیات میں لفظ ''الرسول، رسولٌ، رسولِ، رسولۃ'' استعمال ہوا ہے۔ جس کا ترجمہ علماء نے ''فرشتہ، رسول، پیغمبر، پیغام رساں، قاصد'' کے تحریر کیے ہیں۔ اور ''یا'' کا ترجمہ 'اے، اوٗ' کیا ہے۔ جبکہ بعض آیات میں لفظ ''یارب'' بھی استعمال ہوا ہے جس کا ترجمہ ''اے رب'' تحریر ہے۔ بس یہ سب دیکھ کر کسی یہودی کی رگِ شرارت پھڑکی جس نے اپنے استاد سامری کے طریقے پر عمل کیا اور یارب کی طرح قرآنی دو لفظ ''یا اور رسول'' کو ملا کر ''یارسول'' لکھ کر پیش کر دیا اور موسیٰ کی قوم کی طرح مسلم قوم کو ''اللہ اکبر، یا اللہ'' سے ہٹا کر ''یارسول'' میں لگا دیا۔ بیچارے مسلمان آج تک نہیں سمجھے کہ وہ کس رسول کو پکار رہے ہیں کیونکہ سورہ ۱۹ مریم کی آیت نمبر ۱۹ اور سورہ ۳۵ فاطر کی آیت نمبر ۱ میں فرشتے کو بھی رسول کہا گیا ہے...... اگر لغات اٹھا کر دیکھ لیتے تو دشمنانِ اسلام کی چال میں نہیں آتے اور آپس میں اختلاف بھی نہیں ہوتا کیونکہ لفظ ''یا'' دیکھنے والا، حاضر و ناظر اور موجود کے معنی میں استعمال ہوتا ہے۔ اور یہ صفت سوائے اللہ کے کسی کو حاصل نہیں۔

یاد رکھیے!!! ہم سچے عاشق ہیں منکر رسول یا منکر صلوٰۃ وسلام نہیں ہیں کیونکہ ہم صلوٰۃ وسلام کے معنی اچھی طرح جانتے ہیں اور سمجھتے ہیں کہ صلوٰۃ ''بندگی، عبادت گاہ اور دعا'' کے معنی میں استعمال ہوتا ہے اور سلام ''کسی پر سلامتی بھیجنے'' کے معنی میں استعمال ہوتا ہے۔ بس جس طرح قرآن میں رسول پر سلام بھیجنے کا حکم ہے اس طرح بھیجا جائے تو اللہ کے حکم کی پیروی اور باعثِ ثواب ہے۔ اور اس سے ہٹ کر بھیجا جائے تو اپنی خواہشات کی پیروی ہے اور یاد رکھیں کہ اپنی خواہشات کی پیروی کرنے والوں کو اللہ عذاب دیتا ہے...... غور کیجئے...... کیونکہ قرآن میں واضح لفظوں میں لکھا ہے۔

''وَسَلٰمٌ عَلَى الْمُرْسَلِيْنَ٥ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ٥''

ترجمہ: رسول پر سلام بھیجتے ہیں اور جہانوں کے پالنے اللہ کا شکر اور تعریف کرتے ہیں۔

(سورت نمبر ۳۷ صفت کی آیت نمبر ۱۸۱ اور ۱۸۲)

''اَلْعَلِیُّ'' سے توجہ ہٹا کر ''مولا علی'' میں لگا دیا

اللہ وہ ہے جس کے سوا کوئی بندگی کے لائق نہیں۔ وہ زندہ ہے، قائم رہنے والا ہے، اسے نہ اونگھ آتی ہے نہ نیند۔ آسمانوں اور زمین میں جو کچھ ہے اُسی کا ہے۔ مجال نہیں کہ اُس کی اجازت

کے بغیر کوئی اُس سے سفارش کرے۔ جو کچھ پہلے ہو چکا اور جو کچھ بعد کو ہونے والا ہے وہ سب جانتا ہے۔تم اُس کے علم سے کسی جزو کا بھی احاطہ نہیں کر سکتے جب تک وہ خود نہ دینا چاہے۔اس کی کرسی اقتدار آسمانوں اور زمین کو گھیرے ہوئے ہے اور اس کے لئے اُن سب کی حفاظت دشوار نہیں۔(وَهُوَ الْعَلِيُّ الْعَظِيمُ) وہ بڑا عالی مرتبہ اور عظمت والا ہے﴿بقرہ سورت نمبر۲ کی آیت نمبر ۲۵۵﴾

بلاشبہ (اِنَّ اللّٰهُ كَانَ عَلِيًّا كَبِيْرًا) اللہ بلند مرتبہ اور جلیل القدر ہے﴿نساء سورت نمبر۴ کی آیت نمبر ۳۴﴾

اس سے معلوم ہوا کہ اللہ ہی حق (سچائی) ہے اور جن کو یہ لوگ اُس کے سوا پوجتے ہیں وہ سب باطل خدا ہیں۔ (وَاِنَّ اللّٰهُ هُوَ الْعَلِيُّ الْكَبِيْرُ) بلاشبہ اللہ ہی سب سے اعلیٰ و اکبر ہے﴿لقمان سورت نمبر۳۱ کی آیت نمبر ۳۰﴾

اللہ کے آگے کسی کی شفاعت نہیں چلے گی سوائے اُس کے جس کو اللہ اجازت دے۔اس دن جب دل ذرا قابو میں آئیں گے تو پوچھیں گے یہ کون ہے۔کہیں گے یہی تمہارا رب ہے۔ بولیں گے یہی سچا رب ہے (وَهُوَ الْعَلِيُّ الْكَبِيْرُ) اور وہ بڑا عالی مرتبہ اور گرامی قدر ہے﴿سباء سورت نمبر۳۴ کی آیت نمبر ۲۳﴾

وَاِنَّهُ فِيْٓ اُمِّ الْكِتٰبِ لَدَيْنَا لَعَلِيٌّ حَكِيْمٌ ۝

اور بیشک یہ اُم الکتاب (کتابوں کی ماں کا حصہ) ہے جو تمہارے بلند مرتبہ اور صاحبِ حکمت (مالک) کی طرف سے اترتی ہے﴿زخرف سورت نمبر۴۳ کی آیت نمبر۴﴾

آپ نے مندرجہ بالا آیات پڑھیں اسی طرح قرآن کی مختلف آیات میں لفظ ''اَلْعَلِيُّ'' استعمال ہوا ہے۔جس کے معنی بلندی والا، برتری والا، بڑائی والا، عالی مرتبہ کے ہیں۔اسم صفات ہونے کی وجہ سے اس لفظ کو عربی میں ''اَلْعَلِيُّ'' لکھتے ہیں۔جیسے عربی میں كِتٰبُ اور قُرْاٰنُ کو اسم بنانے کے اَلْكِتٰبُ اور اَلْقُرْاٰنُ لکھتے ہیں لیکن اردو میں انہیں کتاب اور قرآن ہی لکھا جاتا ہے۔ اسی طرح ''اَلْعَلِيُّ'' کو اردو میں علی ہی لکھا اور پڑھا جاتا ہے۔اردو اور عربی کی گرامر کے فرق کی وجہ سے دشمنانِ اسلام نے اللہ کے اسمِ صفات ''اَلْعَلِيُّ'' سے لوگوں کی توجہ ہٹا کر مولا علی، مولا مشکل کشاء علی، یا علی مدد میں لگا دیا بھائی کو بھائی سے جدا کرنے اور مسلمان کو مسلمان سے لڑانے کیلئے علی

شیرا خدا سے منسوب کر دیا۔ اگر مسلمان تھوڑی سے توجہ دیتے تو نہ آپس میں جھگڑتے اور نہ جدا ہوتے کیونکہ لغات میں مولا علی کے معنی ''بلندی والے، بڑائی والے مالک''، مشکل کشاء علی کے معنی ''مشکل کو حل فرما تو عالی مرتبہ ہے'' اور یا علی مدد کے معنی ''اے بڑائی والے مدد فرما''۔ لہٰذا قرآن کی رو سے اور لغات کے معنوی اعتبار سے مولا علی، مشکل کشاء علی، یا علی مدد کہنا یعنی اللہ کو مدد کیلئے پکارنا اور اس کی بڑائی بیان کرنا ہے۔

لفظ اولیاء اور ولی کی وضاحت

دوستو! بیشتر قرآنی آیات میں لفظ ولی اور اس کی جمع اولیاء استعمال ہوا ہے جس کے معنی اردو میں علمائے دین مولانا اشرف علی تھانوی صاحب، مولانا شاہ احمد خاں رضا بریلوی صاحب، مولانا فتح محمد جالندھری صاحب، حافظ نذر احمد صاحب اور دیگر مترجم دوست، رفیق، حمایتی، ساتھی اور مددگار تحریر کر رہے ہیں۔ ایسی چند آیات کا ترجمہ پیشِ خدمت ہے جن آیات میں لفظ اولیاء اور ولی استعمال ہوا ہے۔

شیطان کے اولیاء وہ ہیں جو ایمان والوں کو ڈراتے ہیں

اہلِ ایمان کا ولی (دوست) صرف اللہ ہے جو انہیں (جہل کے) اندھیروں سے نکال کر (علم کی) روشنی میں لاتا ہے۔ مگر جو لوگ کفر (حق بات سے انکار) کرتے ہیں وہ شیطان کے اولیاء (دوست) ہیں۔ وہ انہیں روشنی سے اندھیروں میں لے جاتا ہے۔ یہی لوگ آگ میں جلنے والے ہیں۔ وہاں ہمیشہ رہیں گے ﴿۲-سورۂ بقرہ: آیت نمبر ۲۵۷﴾

بے شک شیطان اپنے اولیاء (دوستوں) سے اسی طرح ڈراتا ہے۔ مگر تم ان سے نہ ڈرو صرف مجھ سے ڈرتے رہو اگر صاحبِ ایمان ہو ﴿۳-سورۂ آلِ عمران: آیت نمبر ۱۷۵﴾

شیطان کے ولی بن جاؤ گے

(ابراہیم نے کہا اگر آپ اللہ پر ایمان نہیں لائے تو) ابا جان مجھے ڈر ہے کہ آپ پر بڑے مہربان (اللہ) کا عذاب آئے گا اور آپ شیطان کے ولی بن جائیں گے ﴿۱۹-سورۂ مریم: آیت نمبر ۴۵﴾

شیطان کو اپنا اولیاء بنا لیتے ہیں

تو کچھ لوگ ہدایت قبول کر لیتے ہیں اور کچھ پر گمراہی مقدر ہو جاتی ہے تو وہ اللہ کو چھوڑ کر شیطان کو اپنا

اولیاء(رفیق) بنالیتے ہیں اور سمجھتے ہیں کہ وہ بڑے ہدایت یاب ہیں﴿۷-سورۂ اعراف: آیت نمبر۳۰﴾

اللہ کے احکام کے سوا کسی اولیاء کی پیروی مت کرو

کہ اے لوگو! اُن احکام کی پیروی کرو جو تمہارے رب کی طرف سے اُترتے ہیں اور اُس کے سوا کسی اولیاء(رفیق) کی پیروی مت کرو۔مگر تم میں نصیحت ماننے والے کم ہیں﴿۷-سورۂ اعراف: آیت نمبر۳﴾

یہودی اور عیسائی ایک دوسرے کے اولیاء ہیں

اے ایمان لانے والو! یہودیوں اور عیسائیوں کو اپنے اولیاء(حمایتی) نہیں جانو یہ آپس میں ایک دوسرے کے اولیاء(حمایتی) ہیں۔اور تم میں سے جو اِن سے مل جائے وہ انہی میں شمار کیا جائے۔اللہ ظالموں کی قوم کو ہدایت نہیں دیتا﴿۵-سورۂ مائدہ: آیت نمبر۵۱﴾

ایمان والو! ایک دوسرے کی حمایت کرو ورنہ فتنہ وفساد پھیل جائے گا

اور کافر آپس میں ایک دوسرے کے اولیاء(حمایتی) ہیں پس (مومنو!) اگر تم (ایک دوسرے کی حمایت و مدد) نہیں کرو گے تو دنیا میں فتنہ وفساد پھیل جائے گا﴿۸-سورہ انفال: آیت نمبر۷۳﴾

اللہ کے اولیاء وہ ہیں جو اللہ سے ڈرتے ہیں

اور یاد رکھو اللہ کے دوست (اولیاء) نہ خوفزدہ ہوتے ہیں نہ مغموم﴿۱۰/۶۲﴾یعنی وہ جو ایمان لاتے ہیں اور گناہوں سے بچتے ہیں﴿۱۰-سورۂ یونس: آیت نمبر۶۳﴾

اللہ کے سوا تمہارا کوئی اولیاء نہیں

اور ظالموں کی طرف کبھی مائل نہیں ہونا ورنہ آگ میں ڈالے جاؤ گے۔اور اللہ کے سوا تمہارے لئے کوئی اولیاء(مددگار) نہیں ہیں پھر مدد کہاں سے آئے گی﴿۱۱-سورۂ ہود: آیت نمبر۱۱۳﴾

مندرجہ بالا قرآنی آیات کا ترجمہ پڑھ کر یہ بات سمجھ میں آگئی ہوگی کہ اللہ نے شیطان کے اولیاء اور اللہ کے اولیاء کی خوب اچھی طرح پہچان کرادی اور صاف صاف بتادیا ہے کہ جو لوگ کفر(حق بات سے انکار) کرتے ہیں وہ شیطان کے اولیاء(دوست) ہیں۔اور جو لوگ ایمان لاتے ہیں اور اللہ سے ڈرتے ہیں وہ اللہ کے اولیاء(دوست) ہیں۔مگر یہودی اور عیسائی ایک

دوسرے کے اولیاء (حمایتی) ہیں۔جبکہ سورۂ اعراف کی آیت نمبر۳ میں اللہ نے ایک واضح حکم دیا ہے کہ ان احکام کی پیروی کرو جو تمہارے پالنے والے (اللہ) کی طرف سے اترتے ہیں اور اس کے سوا کسی اولیاء (رفیق) کی پیروی مت کرو۔اور سورۂ انفال ۸/ آیت نمبر۷۳ میں ایک نصیحت کی ہے کہ کافر آپس میں ایک دوسرے کے اولیاء (حمایتی) ہیں۔پس (مومنو!) اگر تم (ایک دوسرے کی حمایت، مدد) نہیں کرو گے (یعنی بھٹکے ہوؤں کو صراط مستقیم کی طرف نہیں بلاؤ گے) تو دنیا میں فتنہ وفساد پھیل جائے گا۔اور سورۂ ہود کی آیت نمبر۱۱۳ میں سزا سنادی کہ ظالموں کی طرف کبھی مائل نہیں ہونا ورنہ آگ میں ڈالے جاؤ گے۔

مگر ہم لوگ اللہ کا حکم نصیحت اور سزا غرض سبھی کچھ بھول گئے اور دشمنانِ اسلام کی چال میں ایک بار پھر آگئے کیونکہ فتنہ وفساد گرد ذہنوں نے اولیاء اللہ اور ولی اللہ کے قصے، کہانیاں، داستانیں اور کراماتیں وغیرہ گھڑ کر لوگوں میں چپکے چپکے پھیلادیں۔بس ان من گھڑت باتوں سے متاثر ہوکر ایک فرقہ ولی اللہ اور اولیاء اللہ کے ماننے والوں کا وجود میں آگیا۔اتنا سب کچھ ہونے کے باوجود نہ تو ہم لوگ ہوش میں آئے نہ ہمارے علماء جاگے؟......آخر کیوں؟؟؟......یہ ایک سوال ہے جو مجھے بے چین کرتا رہتا ہے۔

آپ ہماری اس کاوش کو پڑھ کر چونک گئے ہوں گے اور سوچ رہے ہوں گے یہ کون ہے جو سچ کو سچ لکھ رہا ہے اور حق کو حق بتا رہا ہے......آخر یہ کیا چاہتا ہے؟......اس کا مقصد کیا ہے؟...... اور کیوں اپنی جان خطرے میں ڈال رہا ہے؟......جبکہ ہر طرف فرقہ پرستی، مطلب پرستی اور موقع پرستی کی آگ لگی ہوئی ہے......آپ کے تمام سوالوں کا ہمارے پاس ایک ہی جواب ہے کہ ہماری مثال اس چڑیا کی سی ہے جو کسی ہادی یا مہدی کے انتظار میں بیٹھنے کے بجائے خود اپنی چونچ میں بھرے پانی کے قطرے سے جنگل کی آگ بجھانے کی کوشش کررہی ہے۔اور اپنے پالنے والے (اللہ) سے دعا کررہی ہے کہ اے اللہ! میری اس کوشش کو قبول ومقبول فرما اور اپنی رحمت کی بارش سے اس آگ کو سرد کردے اور ہمارے آشیانے کو بچالے۔بے شک تو ہی مدد کرنے والا ہے۔ ("ربنا وتقبل دعا" اے پالنے والے اللہ میری دعا قبول فرما۔)

وَمَا عَلَيْنَا إِلَّا الْبَلَاغُ الْمُبِيْنُo

اور ہمارے ذمہ صرف اللہ کا پیغام پہنچا دینا ہے ﴿۳۶/۱۷﴾

جشنِ آمدِ قرآن اللہ ہی اللہ

جشنِ آمدِ قرآن اللہ ہی اللہ
اس سے تازہ ہو ایمان اللہ ہی اللہ

اس کی باتیں کوئی بھی بدل نہ سکے — اس کی دوری سے کوئی سنبھل نہ سکے
اس کو پڑھ کر کوئی بھی پھسل نہ سکے — اس کو کوئی کبھی بھی کچل نہ سکے
اس کا ثانی کبھی بھی نکل نہ سکے
یہ ہے اللہ کا فرمان اللہ ہی اللہ

قصہ یوسف کا تم کو سنایا کس نے — نوح کی کشتی کو یارو بچایا کس نے
تم کو انساں سے انساں بنایا کس نے — بت کدوں کو جہاں سے مٹایا کس نے
بی بی مریم کو کس نے سہارا دیا
یہ ہے اللہ کا احسان اللہ ہی اللہ

حق سے باطل کو یارو مٹانے آگیا — ہر برے کو اچھا یارو بنانے آگیا
پچھلے لوگوں کے قصے سنانے آگیا — ان کو کیوں ہے مٹایا یہ بتانے آگیا
تم کو جنت کی خبریں سنانے آگیا
یہ ہے اللہ کا فرقان اللہ ہی اللہ

سارے ولیوں کا داتا بتاؤ کون ہے — سب اماموں کا مولیٰ بتاؤ کون ہے
سب خداؤں سے اعلیٰ بتاؤں کون ہے — سب کے ذہنوں سے بالا بتاؤ کون ہے
جس کے سارے ولی و امام ہیں غلام
یہ تو ہے اللہ کی شان اللہ ہی اللہ

یہ شمس و قمر کیا اِک حقیقت نہیں — یہ جنگل بیرو بر کیا اِک حقیقت نہیں
یہ ستارے کیا اِک حقیقت نہیں — یہ نظارے کیا اِک حقیقت نہیں
یہ تو سب ہیں اس کی قدرت کے نشاں
پھر کیوں ہیں یہ بدگمان اللہ ہی اللہ

اسکالر: سید محمد علی قمر

خود بھی پڑھیئے دوسروں کو بھی پڑھایئے یہ بھی ایک بڑا تعاون ہے۔